خودکلامی

پروین شاکر

Marfat.com

خود کلامی

پروین شاکر

B.L.L. Rehmat Abad Sargodha Road Gujrat.
Books Lover's Library
Book No
Incharge: Ahmad Raza Cell:

مراد پبلی کیشنز ○ اسلام آباد

Marfat.com

جُملہ حقوق بحق مُصنف محفوظ ہیں

نام کتاب .... خود کلامی

ناشر .... مراد پبلی کیشنز، اسلام آباد

مطبع .... نیاز جہانگیر پرنٹرز، غزنی سٹریٹ

اردو بازار، لاہور۔ فون 7314319

سرورق .... کوہ نور آرٹ سیکشن۔ فون 7358912

پس ورق تصویر .... ظفر احمد

قیمت .... =/150 روپے

Sole Stockists/Distributors
JAHANGIR BOOK DEPOT

Telephones:

Urdu Bazar Lahore : 042-7220879

Iqbal Road Rawalpindi : 051-539609

Marfat.com

مراد

• تیرے نام!

ترتیب

۱ــــ کچھ تو ہوا بھی سرد تھی، کچھ تھا ترا خیال بھی، ۹

۲ــــ دو ساحلی نظمیں، ۱۱

۳ــــ آلامِ حیات لوٹ آئیں، ۱۳

۴ــــ یوں حوصلہ دل نے ہارا کب تھا، ۱۵

۵ــــ کھُلے گی اس نظر پر چشمِ تر آہستہ آہستہ، ۱۷

۶ــــ جواز، ۱۸

۷ــــ میرا لال، ۲۰

۸ــــ تیری موہنی صورت، ۲۱

۹ــــ کائنات کے خالق، ۲۲

۱۰ــــ اب بھلا چھوڑ کے گھر کیا کرتے، ۲۴

۱۱ــــ ہمسفر چھوٹ گئے راہگزر کے ہمراہ، ۲۶

۱۲ــــ اک نہ اک روز تو رخصت کرتا، ۲۷

۱۳ــــ کسے خبر تھی، ۲۹

۱۴ــــ بسنٹ، ۳۱

۱۵ــــ اختیار کی ایک کوشش، ۳۵

۱۶ــــ نئے سال کی پہلی نظم، ۳۶

۱۷ــــ وقت کے ساتھ عناصر بھی ہے سازش میں، ۳۸

۱۸ــــ الزام تھا دیے پہ، نہ تقصیرات کی، ۳۹

۱۹ــــ اک لمحہ تو پتھر بھی خوں رو جائے، ۴۱

Marfat.com

۲۰۔ وہ ، ۴۲
۲۱۔ ساتھ ، ۴۳
۲۲۔ اس کی آواز ، ۴۴
۲۳۔ سرشاری ، ۴۶
۲۴۔ آتش بجاں ، ۴۸
۲۵۔ بے بسی کی ایک نظم ، ۵۰
۲۶۔ اے رمز بھری رات ، ۵۲
۲۷۔ بے فیض رفاقت میں ثمر کس کے لئے تھا ، ۵۳
۲۸۔ شاید اس نے مجھ کو تنہا دیکھ لیا ہے ، ۵۴
۲۹۔ کیا کرے میری مسیحائی بھی کرنے والا ، ۵۶
۳۰۔ موتی ہار پروئے ہوئے ، ۵۸
۳۱۔ ایک وکٹورین شخص سے ، ۶۰
۳۲۔ میں تیتری رہنے میں خوش ہوں ، ۶۲
۳۳۔ چین ری ایکشن ، ۶۵
۳۴۔ مجبوری کی ایک رات ، ۶۸
۳۵۔ الوداعیہ ، ۷۱
۳۶۔ دشت و دریا سے گزرنا ہو کہ گھر میں رہنا ، ۷۲
۳۷۔ دو گھڑی میسر ہو اس کا ہم سفر ہونا ، ۷۵
۳۸۔ میں ہجر کے عذاب سے انجان بھی نہ تھی ، ۷۷
۳۹۔ آواز کے ہمراہ سراپا بھی تو دیکھوں ، ۷۹
۴۰۔ اک شخص کو سوچتی رہی ہیں ، ۸۱
۴۱۔ دائرہ ، ۸۲
۴۲۔ دی مسنگ لنک ، ۸۵
۴۳۔ ...... پھولوں کا کیا ہوگا ، ۸۸
۴۴۔ سفر کی خواہش کسے نہیں ہے ، ۹۰

۴۵ــ ہمارا المیہ یہ ہے، ۹۲

۴۶ــ عشق میں بھی مرنا اتنا آسان نہیں، ۹۵

۴۷ــ جو دھوپ میں رہا نہ روانہ سفر یہ تھا، ۹۶

۴۸ــ دشمن کو ہارنے سے بچانا عجیب تھا، ۹۸

۴۹ــ یہ کیسا اذنِ تکلم ہے، جس کی تاب نہ ہو، ۱۰۰

۵۰ــ چراغ مانگتے رہنے کا کچھ سبب بھی نہیں، ۱۰۳

۵۱ــ نوشتہ، ۱۰۵

۵۲ــ فَبِاَیِّ الآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن، ۱۰۸

۵۳ــ فروغ فرخ زاد کے لیے ایک نظم، ۱۱۱

۵۴ــ پاسبانی پہ اندھیرے کو تو گھر پر رکھا، ۱۱۴

۵۵ــ میں فقط چلتی رہی، منزل کو سراس نے کیا، ۱۱۶

۵۶ــ پھیلا دیے خود ہاتھ طلب گار کے آگے، ۱۱۸

۵۷ــ عجب مکاں ہے کہ جس میں مکیں نہیں آتا، ۱۲۰

۵۸ــ یوں چاہے خزاں کھڑی ہو دل میں، ۱۲۱

۵۹ــ ایک مشورہ، ۱۲۲

۶۰ــ مجھے مت بتانا، ۱۲۳

۶۱ــ چہ کنم، ۱۲۵

۶۲ــ بے یقینی کی ایک نظم، ۱۲۶

۶۳ــ گھر کے لٹنے کا غم تو ہوتا ہے، ۱۲۹

۶۴ــ عمر کا بھروسا کیا، پل کا ساتھ ہو جائے، ۱۳۰

۶۵ــ خواب کیا دیکھے کوئی نیند کے انجام کے بعد، ۱۳۲

۶۶ــ دل کا کیا ہے، وہ تو چاہے گا مسلسل ملنا، ۱۳۴

۶۷ــ لفظ ٹوٹے اور وعدے پھیلے، دل کی حکایت ختم ہوئی، ۱۳۵

۶۸ــ بھٹ، ۱۳۶

۶۹ــ انہونی کی ایک دعا، ۱۳۸

Marfat.com

۷۰ ـ ایک تنہا سیارہ ، ۱۴۱
۷۱ ـ فرزندِ زمیں سے ، ۱۴۳
۷۲ ـ غزل ـــــ دنیا کو تو حالات سے امید بڑی تھی ، ۱۴۵
۷۳ ـ غزل ـــــ چاند چہروں کے فروزاں تھے کہ ناموں کے گلاب ، ۱۴۷
۷۴ ـ اک صدا پکارے جاتی ہے ، ۱۴۹
۷۵ ـ ایک خط ،
۷۶ ـ جدائی کے بندی خانے ہیں ، ۱۵۴
۷۷ ـ ایک سوال ـــ دور جا بسنے والوں سے ، ۱۵۶
۷۸ ـ غزل ـــــ کریں ترکِ زمیں یا جائیں جاں سے ، ۱۵۸
۷۹ ـ غزل ـــــ چراغ میلے سے باہر رکھا گیا وہ بھی ، ۱۶۱
۸۰ ـ غزل نظر بھی آیا ، اسے اپنے پاس بھی دیکھا ، ۱۶۲
۸۱ ـ ایک غیر زمینی رات ، ۱۶۴
۸۲ ـ ایک خوبصورت ڈرامہ ، ۱۶۶
۸۳ ـ آج کی رات ، ۱۶۸
۸۴ ـ غزل ـــــ وہ مجبوری نہیں تھی ، یہ اداکاری نہیں ہے ، ۱۷۱
۸۵ ـ غزل ـــــ مرنے سے بھی پہلے مر گئے تھے ، ۱۷۳
۸۶ ـ ایک شاعرہ کے لیے ، ۱۷۵
۸۷ ـ غزل ـــــ لازم تھا اب کہ ذوقِ تماشا کو دیکھتی ، ۱۷۸
۸۸ ـ غزل ـــــ پھر چاکِ زندگی کو رفوگر ملا کہاں ، ۱۷۹
۸۹ ـ غزل ـــــ کچھ فیصلہ تو ہو کہ کدھر جانا چاہیے ، ۱۸۰
۹۰ ـ خود کلامی ، ۱۸۲

Marfat.com

کچھ تو ہوا بھی سرد تھی، کچھ تھا ترا خیال بھی
دل کو خوشی کے ساتھ ساتھ ہوتا رہا ملال بھی

بات وہ آدھی رات کی، رات وہ پورے چاند کی
چاند بھی عین چیت کا اُس پہ ترا جمال بھی

سب سے نظر بچا کے وہ مجھ کو کچھ ایسے دیکھتا
ایک دفعہ تو رُک گئی گردشِ ماہ و سال بھی

دل تو چمک سکے گا کیا، پھر بھی ترش کے دیکھ لیں
شیشہ گرانِ شہر کے ہاتھ کا یہ کمال بھی

اُس کو نہ پا سکے تھے جب دل کا عجیب حال تھا
اب جو پلٹ کے دیکھیے، بات تھی کچھ محال بھی

Marfat.com

میری طلب تھا ایک شخص وہ جو نہیں ملا تو پھر
ہاتھ دعا سے یوں گرا، بھول گیا سوال بھی

اُس کی سخن طرازیاں میرے لئے بھی ڈھال تھیں
اُس کی ہنسی میں چھپ گیا اپنے غموں کا حال بھی

گاہ قریبِ شاہ رگ، گاہ بعیدِ وہم و خواب
اُس کی رفاقتوں میں رات، ہجر بھی تھا وصال بھی

اُس کے ہی بازوؤں میں اور اُس کو ہی سوچتے رہے
جسم کی خواہشوں پہ تھے روح کے اور جال بھی

شام کی نا سمجھ ہوا پوچھ رہی ہے اک پتا
موجِ ہوائے کوئے یار، کچھ تو مرا خیال بھی

Marfat.com

دو ساحلی نظمیں (۲)

(۱)

پہلے چاند کی نرم مہکتی رات
سبک ساحل کی ٹھنڈک
اور خوش لمس ہوا
تن کی چاہ میں جلنے والی
دو پیاسی روحوں کو ایسے چھُونے لگی تھی
جیسے اُن کا دُکھ پہچان گئی ہو !

Marfat.com

(۲)

جس جذبے پر
دن بھر سورج اپنے ہاتھ رکھے رہتا تھا
شب کے لمس سے ایسے جاگ پڑا تھا
ریت کی دلآرام رفاقت
اور سلگتی تنہائی کے بیچ
سمندر کی بانہوں سے لپٹے ہوئے دو منکر جسم
اپنے آپ سے ہار چکے تھے
رات کا جادو جیت چکا تھا!

Marfat.com

آلامِ حیات، لوٹ آئیں
آسائشیں مجھ کو کھا نہ جائیں

کیا ایسی تلاشِ آب و دانہ
پرواز کا لطف بھول جائیں

تو مقتلِ شب سے آ رہی ہے
اے صبح! تجھے گلے لگائیں

آسان سہی بچھڑ کے رہنا
پر اُس کا سا دل کہاں سے لائیں

Marfat.com

جب ہم کسی اور کا بوئے رزق
کس کے لیے زندگی کمائیں

معلوم، کہ چھوڑنا ہے اک دن
پھر بھی یہ لگن کہ گھر بنائیں

بستی میں اُتر رہا ہے پانی
ہم اور کہاں اُتر کے جائیں

پانی ہے، ہوا ہے یا خلا ہے
ہم اپنے قدم کہاں جمائیں

یوں حوصلہ دل نے ہارا کب تھا
سرطان مرا ستارا کب تھا

لازم تھا گزرنا زندگی سے
بن زہر پیے گزارا کب تھا

کچھ پل اُسے اور دیکھ سکتے
اشکوں کو مگر گوارا کب تھا

ہم خود بھی جدائی کا سبب تھے
اُس کا ہی قصور سارا کب تھا

اب اور کے ساتھ ہے تو کیا دُکھ
پہلے بھی کوئی ہمارا کب تھا

اِک نام پہ زخم کِھل اُٹھے تھے
قاتل کی طرف اشارا کب تھا

آئے ہو تو روشنی ہُوئی ہے
اِس بام پہ کوئی تارا کب تھا

دیکھا ہوا گھر تھا پر کسی نے
دُلہن کی طرح سنوارا کب تھا

Marfat.com

کھلے گی اُس نظر پہ چشمِ تر آہستہ آہستہ
کیا جاتا ہے پانی میں سفر آہستہ آہستہ

کوئی زنجیر پھر واپس وہیں پر لے کے آتی ہے
کٹھن ہو راہ تو چھُٹتا ہے گھر آہستہ آہستہ

بدل دینا ہے رستہ یا کہیں پر بیٹھ جانا ہے
کہ تھکتا جا رہا ہے ہم سفر آہستہ آہستہ

خلش کے ساتھ اِس دل سے نہ میری جاں نکل جائے
کھنچے تیرِ شناسائی مگر آہستہ آہستہ

ہَوا سے سرکشی میں پھول کا اپنا زیاں دیکھا
سو جھکتا جا رہا ہے اب یہ سر آہستہ آہستہ

جواز

کتنی سنسان زندگی تھی
سب طاق مرے دیے سے خالی
بے برگ و ثمر بدن کی ڈالی
کھڑکی پہ نہ آ کے بیٹھے چڑیا
آنگن میں بھٹک سکے نہ تتلی
سنجوگ کی بے نمو رتوں سے
میں کتنی اُداس ہو چلی تھی

Marfat.com

آواز کے سیلِ بے پنہ میں
میں تھی، مرے گھر کی خامشی تھی

پر دیکھ تو آ کے لال میرے
اس کلبۂ غم میں مجھ کو تیرے
آنے کی نوید کیا ملی ہے
جینے کا جواز مل گیا ہے!

Marfat.com

میرا لال

میرے زرد آنگن میں
سرخ پھول کی خوشبو
نقرئی کرن بن کر
کاسنی دنوں کی یاد
سبز کرتی جاتی ہے!

Marfat.com

تیری موہنی صُورت

ہاں مجھے نہیں پروا
اب کسی اندھیرے کی
آنے والی راتوں کے
سب اُداس رستوں پر
ایک چاند روشن ہے
تیری موہنی صُورت!

Marfat.com

کائنات کے خالق!

کائنات کے خالق!
دیکھ تو مرا چہرہ
آج میرے ہونٹوں پر
کیسی مسکراہٹ ہے
آج میری آنکھوں میں
کیسی جگمگاہٹ ہے
میری مسکراہٹ سے
تجھ کو یاد کیا آیا

Marfat.com

میری بھیگی آنکھوں میں
تجھ کو کچھ نظر آیا
اس حسین لمحے کو
تُو تو جانتا ہو گا
اس سمے کی عظمت کو
تُو تو مانتا ہو گا

ہاں۔۔ ترا گماں سچ ہے
ہاں۔۔ کہ آج میں نے بھی
زندگی جنم دی ہے!

Marfat.com

اب بھلا چھوڑ کے گھر کیا کرتے
شام کے وقت سفر کیا کرتے

تیری مصروفیتیں جانتے ہیں
اپنے آنے کی خبر کیا کرتے

جب ستارے ہی نہیں مل پائے
لے کے ہم شمس و قمر کیا کرتے

وہ مسافر ہی کھُلی دھوپ کا تھا
سائے پھیلا کے شجر کیا کرتے

خاک ہی اوّل و آخر ٹھہری
کر کے ذرّے کو گہر کیا کرتے

رائے پہلے سے بنا لی تُو نے
دل میں اب ہم ترے گھر کیا کرتے

عشق نے سارے سلیقے بخشے
حسن سے کسبِ ہنر کیا کرتے

Marfat.com

ہم سفر چھوٹ گئے راہگزر کے ہمراہ
کوئی منظر نہ چلا دیدۂ تر کے ہمراہ

ایسا لگتا ہے کہ پیروں سے لپٹ آئی ہے
ایک زنجیر بھی اسبابِ سفر کے ہمراہ

اتنا مشکل تو نہ تھا میرا پلٹنا لیکن
یاد آجاتے ہیں رستے بھی تو گھر کے ہمراہ

کس سے تصدیق کروں شہر کی بربادی کی
اب تو قاصد بھی نہیں ہوتے خبر کے ہمراہ

ہم نے جنگل میں بھی پیچھے نہیں مُڑ کر دیکھا
کیا عجب عزم بندھا رختِ سفر کے ہمراہ

Marfat.com

اِک نہ اِک روز تو رخصت کرتا
مجھ سے کتنی ہی محبّت کرتا

سب رُتیں آ کے چلی جاتی ہیں
موسمِ غم بھی تو ہجرت کرتا

بھیڑیے مجھ کو کہاں پا سکتے
وہ اگر میری حفاظت کرتا

میرے لہجے میں غرور آیا تھا
اس کو حق تھا کہ شکایت کرتا

Marfat.com

کچھ تو تھی میری خطا ورنہ وہ کیوں
اس طرح ترکِ رفاقت کرتا

اور اُس سے نہ رہی کوئی طلب
بس مرے پیار کی عزت کرتا

Marfat.com

کسے خبر تھی

(سرور بارہ بنکوی کے لئے ایک نظم)

وہ زرد موسم کی آخری شب
ہجوم ہم خوابگاں میں بیٹھا
بہار کے پہلے پھول کا ذکر کر رہا تھا
اور اپنے کل کے لئے سنہری شگون لینے کو
اس کے کھلنے کا منتظر تھا

Marfat.com

کسے خبر تھی

کہ اب کے موسم

بہار کے پہلے پھول کو بھی

شگفت کے معجزے کی خاطر

اُسی کی مٹّی کا آسرا تھا!

جانی 200 دیں -

Marfat.com

مسفٹ صدا

کبھی کبھی میں سوچتی ہوں
مجھ میں لوگوں کو خوش رکھنے کا ملکہ
اتنا کم کیوں ہے
کچھ لفظوں سے، کچھ میرے لہجے سے خفا ہیں
پہلے میری ماں
میری مصروفیت سے
نالاں رہتی تھی
اب یہی گلہ مجھ سے میرے بیٹے کو ہے !
(رزق کی اندھی دوڑ میں رشتے کتنے پیچھے رہ جاتے ہیں)

MISFIT صدا

جب کہ صورتِ حال تو یہ ہے
میرا گھر
میرے عورت ہونے کی مجبوری کا
پورا لطف اٹھاتا ہے
ہر صبح
میرے شانوں پر
ذمہ داری کا بوجھا لیکن
پہلے سے بھاری ہوتا ہے
پھر بھی میری پشت پہ
نااہلی کا کوب
روز بروز نمایاں ہوتا جاتا ہے!

پھر میرا دفتر ہے
جہاں تقرّر کی پہلی ہی شرط کے طور پہ
خود داری کا استعفےٰ داخل کرنا تھا

Marfat.com

میں بنجر ذہنوں میں پھول اگلنے کی کوشش کرتی ہوں
کبھی کبھی ہریالی دِکھ جاتی ہے

ورنہ

پتّھر

بارش سے اکثر ناراض ہی رہتے ہیں

مراقبیلہ

میرے حرف میں روشنی ڈھونڈ نکالتا ہے
لیکن مجھ کو

اچھی طرح معلوم ہے

ان میں
کس کی نظریں لفظ پہ ہیں
اور کِس کی لفظ کی خالق پر
سارے دائرے میرے پاؤں سے چھوٹے ہیں
لیکن وقت کا وحشی ناچ
کسی مقام نہیں رُکتا

Marfat.com

رقص کی لَے ہر لمحہ تیز ہوئی جاتی ہے
یا تو میں کچھ اور ہُوں
یا پھر
یہ میرا سیّارہ نہیں ہے !

اختیار کی ایک کوشش

اگر بن میں رہنا مقدّر ہے
اور یہ اک طے شدہ امر بھی ہے
کہ ہر بن میں بس بھیڑیے منتظر ہیں مرے
تو یہ سوچتی ہوں
کہ اس صورتِ حال میں
کیوں نہ پھر
اپنی مرضی کے جنگل میں ہی جا بسوں!

Marfat.com

نئے سال کی پہلی نظم

اندیشوں کے دروازوں پر
کوئی نشان لگاتا ہے
اور راتوں رات تمام گھروں پر
وہی سیاہی پھر جاتی ہے

دُکھ کا شب خوں روز ادھورا رہ جاتا ہے
اور شناخت کا لمحہ بیتتا جاتا ہے

Marfat.com

میں اور میرا شہرِ محبّت
تاریکی کی چادر اوڑھے
روشنی کی آہٹ پر کان لگائے کب سے بیٹھے ہیں
گھوڑوں کی ٹاپوں کو سُنتے رہتے ہیں !
حدِّ سماعت سے آگے جانے والی آوازوں کے ریشم سے
اپنی ردائے سیاہ پہ تارے کاڑھتے رہتے ہیں
انگشتانے اِک اِک کر کے چھلنی ہونے کو آئے
اب باری انگشتِ شہادت کی آنے والی ہے
صبح سے پہلے وہ کٹنے سے بچ جائے — تو !

Marfat.com

وقت کے ساتھ عناصر بھی رہے سازش میں
جل گئے پیڑ کبھی دھوپ کبھی بارش میں

وہ تو اک سادہ و کم شوق کا طالب نکلا
ہم نے ناحق ہی گنوایا اُسے آرائش میں

زندگی کی کوئی محرومی نہیں یاد آئی
جب تلک ہم تھے ترے قرب کی آسائش میں

ایک دُنیا کا قصیدہ تھا اگرچہ مرے نام
لطف آتا تھا کسی شخص کی فہمائش میں

اس کی آنکھیں بھی مری طرح سے رَدِی کہیں اور
خواب کا قرض بڑھا جاتا ہے اک خواہش میں

Marfat.com

الزام تھا دیے پہ نہ تقصیرِ رات کی
ہم نے تو بس ہوا کے تعلّق سے بات کی

ہر صبح جب کہ صبحِ قیامت کی طرح آئے
ایسے میں کون ہو گا جو سوچے ثبات کی

تکلیف تو ہُوئی مگر اے ناخنِ ملال
کُھلنے لگی گرہ بھی کوئی اپنی ذات کی

زنجیر ہے، جزیرہ ہے یا شاخِ بے ثمر
اب کون سی لکیر سلامت ہے ہات کی

Marfat.com

مرنے اگر نہ پائے تو زندہ بھی کب رہی
تنہا کٹی وہ عمر جو تھی تیرے سات کی

پھر بھی نہ میرا قافلہ لٹنے سے بچ سکا
میں نے خبر تو رکھی تھی ایک ایک گھات کی

Marfat.com

اِک لمحہ تو پتھّر بھی خوں رو جائے
جب خوابوں کا سونا مٹی ہو جائے

اِک ایسی بارش ہو میرے شہر پہ جو
سارے دل اور سارے دریچے دھو جائے

پہرہ دیتے رہتے ہیں جب تک خدشے
کیسے رات کے ساتھ کوئی پھر سو جائے

بارش اور نمو تو اس کے ہاتھ میں ہیں
مٹی میں پر بیج تو کوئی بو جائے

تین رُتوں تک ماں جس کا رستہ دیکھے
وہ بچّہ چوتھے موسم میں کھو جائے

Marfat.com

وہ

اِک لمبے سفر کی دھوپ سر پہ
آنکھوں میں گلابی رتجگوں کی
ملبوس پہ گرد راستوں کی
شانوں پہ تھکن مسافتوں کی
آواز میں جھیل جیسا ٹھہراؤ
سینے میں چھپائے زخمِ خنداں
میلے میں خود اپنے سے بچھڑ کے
دامن مرا تھام کر کھڑا ہے
بچّے کی طرح ملول و مسرور!

Marfat.com

ساتھ

کتنی دیر تک
املتاس کے پیڑ کے نیچے
بیٹھ کے ہم نے باتیں کیں
کچھ یاد نہیں
بس اتنا اندازہ ہے
چاند ہماری پشت سے ہو کر
آنکھوں تک آپہنچا تھا!

Marfat.com

اُس کی آواز

کتنی شفّاف ہے یہ آواز
چشمے کی طرح سے، جس نے میرے
اندر کے تمام موسموں کو
آئینہ بنا کے رکھ دیا ہے

پتّھر ہو کہ پھول ہو کہ سبزہ
تاروں کی برات ہو کہ مہتاب

Marfat.com

سورج کا جلال ہو کہ تن میں
خوابوں کی دھنک کھنچی ہوئی ہو
بارش ہو، شفق کھلی ہوئی ہو
ہر رُت کا گواہ اُس کا لہجہ
تہہ تک جسے آنکھ چھُو کے آئے
کتنی شفّاف ہے یہ آواز !

Marfat.com

سرشاری

ہاں، یہ وہ موسم تو وہ ہے
کہ جس میں نظر چُپ رہے
اور بدن بات کرتا رہے
اُس کے ہاتھوں کے شبنم پیالوں میں
چہرہ مرا
پھول کی طرح ہلکورے لیتا رہے
پنکھڑی پنکھڑی

Marfat.com

اُس کے بوسوں کی بارش میں
پیہم نکھرتی رہے
زندگی اس جنوں خیز بارش کے شانوں پہ سر کو رکھے
رقص کرتی رہے!

Marfat.com

آتش بجاں

آگ باقی عناصر پہ کچھ ایسی حاوی ہے
کہ جیسے بدن میں
لہو کی جگہ
کوئی سیّال آتش رواں ہے
ایک تن دوسرے تن کی خواہش میں
صدیوں سے طے یافتہ کیمیا
بھولتا جا رہا ہے
ایک خواہش ہے جس کے تپاں چاک پر

Marfat.com

گھومتا جا رہا ہے
ایک شعلہ
کہ مٹّی، ہوا اور پانی کی حد چاٹتا جا رہا ہے
زندگی جیسے اب صرف اِک نام ہے
جس پہ دل
جھُومتا جا رہا ہے!

Marfat.com

بے بسی کی ایک نظم

کیا اُس پہ میرا بس ہے
وہ پیڑ گھنا
لیکن کسی اور کے آنگن کا
کیا پھُول مرے
کیا پھل میرے
سایہ تک چھُونے سے پہلے
دنیا کی ہر اُنگلی مجھ پر اُٹھ جائے گی
وہ چھت کسی اور کے گھر کی
بارش ہو کہ دُھوپ کا موسم

Marfat.com

مرے اِک اِک دن کے دوپٹے
آنسو میں رنگے
آہوں میں سُکھائے جائیں گے
تہہ خانۂ غم کے اندر

سب جانتی ہوں
لیکن پھر بھی
وہ ہاتھ کسی کے ہاتھ میں جب بھی دیکھتی ہوں
اِک پیڑ کی شاخوں پر
بجلی سی لپکتی ہے
اِک چھوٹے سے گھر کی
چھت بیٹھنے لگتی ہے!

Marfat.com

اے رمز بھری رات

جس صبح کی آواز میں بارش کی کھنک ہو
اُس دن کا بدن دیکھیے سُر کیسے ہُوا ہو
جس شام کے ماتھے پہ کِھلے وصل کا تارہ
اُس رات کے اقرار کی کیا صورتیں ہوں گی

اے بھید بھرے دن مرے
اے رمز بھری رات
یہ ماہ زدہ، مہر گزیدہ دلِ وحشی
پھر کون سے جادو کے اثر میں ہے گرفتار
برسات میں جلتے ہُوئے جنگل کے کنارے
کس قاف کے باشندے سے ٹھہری ہے ملاقات!

بے فیض رفاقت میں ثمر کِس کے لئے تھا
جب دھوپ تھی قسمت تو شجر کِس کے لئے تھا

پردیس میں سونا تھا تو چھت کِس لئے ڈالی
باہر ہی نِکلنا تھا تو گھر کِس کے لئے تھا

جس خاک سے پھُوٹا ہے اُسی خاک کی خوشبو
پہچان نہ پایا تو ہُنر کِس کے لئے تھا

اے مادرِ گیتی! تری حیرت بھی بجا ہے
تیرے ہی نہ کام آیا تو سر کِس کے لئے تھا

یُوں شام کی دہشت سے سرِ دشتِ ارادہ
رُکنا تھا، تو پھر سارا سفر کِس کے لئے تھا

Marfat.com

شاید اُس نے مجھ کو تنہا دیکھ لیا ہے
دُکھ نے میرے گھر کا رستا دیکھ لیا ہے

اپنے آپ سے آنکھ چُرائے پھرتی ہوں میں
آئینے میں کِس کا چہرہ دیکھ لیا ہے

اب بھی پسینے بوئے تو ایمان ہے اُس کا
اُس نے ان آنکھوں میں صحرا دیکھ لیا ہے

اُس نے مجھے دراصل کبھی چاہا ہی نہیں تھا
خود کو دے کر یہ بھی دھوکا، دیکھ لیا ہے

اُس سے ملتے وقت کا رونا کچھ فطری تھا
اُس سے بچھڑ جانے کا نتیجہ دیکھ لیا ہے

رخصت کرنے کے آداب نبھانے ہی تھے
بند آنکھوں سے اُس کو جاتا دیکھ لیا ہے

Marfat.com

کیا کرے میری مسیحائی بھی کرنے والا
زخم ہی یہ مجھے لگتا نہیں بھرنے والا

زندگی سے کسی سمجھوتے کے باوصف اب تک
یاد آتا ہے کوئی مارنے مرنے والا

اُس کو بھی ہم ترے کوچے میں گزار آئے ہیں
زندگی میں وہ جو لمحہ تھا سنورنے والا

اُس کا اندازِ سخن سب سے جُدا تھا شاید
بات لگتی ہوئی، لہجہ وہ مُکرنے والا

Marfat.com

شام ہونے کو ہے اور آنکھ میں اِک خواب نہیں
کوئی اس گھر میں نہیں روشنی کرنے والا

دسترس میں ہیں عناصر کے ارادے کس کے
سو بکھر کے ہی رہا کوئی بکھرنے والا

اسی اُمیّد پہ ہر شام بجھائے ہیں چراغ
ایک تارا ہے سرِ بام اُبھرنے والا

موتی ہار پروئے ہُوئے
دن گزرے ہیں روئے ہُوئے

نیند مسافر کو ہی نہیں
رستے بھی ہیں سوئے ہُوئے

جشنِ بہار میں آ پہنچے
زخم کا چہرہ دھوئے ہُوئے

کبھی نہ کشتِ جاں اُجڑی
خواب تھے ایسے بوئے ہُوئے

Marfat.com

اس کو پا کر رہتے ہیں
اپنے آپ میں کھوئے ہُوئے

آج بھی یونہی رکھے رہے
سارے ہار پروے ہُوئے

کتنی برساتیں گزریں
اُس سے مل کر روئے ہُوئے

Marfat.com

ایک وکٹورین شخص سے

بجائے اس کے
کہ تم مجھے سینت سینت کر
اپنے دل میں رکھو
اور الزبتھ دوم کے زمانے میں
عہدِ وکٹوریا کے آداب سیکھنے میں
اسی طرح زندگی گنوا دو،
اور ایک فقرے کی گفتگو کے لئے
یہاں سے وہاں تلک کا ادب کھنگالو

بہار کے پہلے دن کا ہر سال،
میری کھڑکی کے نیچے تنہا کھڑے ہُوئے
انتظار کھینچو

بس ایک دن،
دفعتاً
کہیں سے نکل کے آجاؤ
اور مجھے
بازوؤں میں اپنے سمیٹ کر
ایڑیوں پہ تم اپنی گھوم جاؤ!

Marfat.com

میں تیتری رہنے میں خوش ہوں

عمر کی نصف شب ۔۔،
کلبۂ جاں کے گونگے کواڑوں پہ یہ
کوئی دستک ہُوئی
یا کہ مَیں نیند میں ڈر گئی
سوچتی ہوں
یہ کیسی محبّت ہُوئی
جس کی بنیاد میں خوف کے اتنے پتّھر رکھے ہیں
کہ لگنے سے پہلے
عمارت کے سارے دریچوں کے شیشے لرزنے لگے ہیں

Marfat.com

ایسا لگتا ہے، یہ خوف
باہر سے بڑھ کے کہیں میرے باطن میں ہے
اُس کی ذہنی وجاہت کی دہشت
اُس کی خوش روئی کی سانس کو روکنے والی ہیبت
پیچھا کرتی ہُوئی آنکھ سے میری بے پردہ وحشت
تو باطن کے ڈر کا لبادہ ہیں

دراصل میں
اُس کو تسلیم کر کے
عمر بھر کی کمائی
اس آزادیٔ ذہن وجاں کو
گنوانا نہیں چاہتی
اور مجھے یہ خبر ہے
کہ میں اِک دفعہ
ہاتھ اُس کے اگر لگ گئی تو
وہ مکھّی بنا کے مجھے

Marfat.com

اپنی دیوارِ خواہش سے تا عمر اس طرح چپکائے رکھے رہے گا
کہ میں
روشنی اور ہوا اور خوشبو کا
ہر ذائقہ اس طرح بھول جاؤں گی
جیسے کبھی ان سے واقف نہ تھی
سو میں تیتری رہنے میں ہی بہت خوش ہوں
گرچہ یہاں
رزق اور جال کی سازشیں بے پناہ ہیں
مگر
میرے پَر تو سلامت رہیں گے !

Marfat.com

چین ری ایکشن[1]

مجھے تم اچھے لگتے ہو
تمہاری گفتگو میں
بیسویں صدی کی آٹھویں دہائی کو سمجھنے والے ذہن کی چمک ہے
اور تمہارے لمس میں
وہ گرم تازگی
جو بدن کے سارے موسموں کو سبز رکھتی ہے
تمہارے بازوؤں پہ سر رکھے

1. CHAIN REACTION

میں ذہن اور جسم کا وصال دیکھتی ہوں
(فی زمانہ کس قدر عجیب واقعہ ہے یہ !)
مگر تمہارے اور میرے درمیاں
زمانوں اور عمروں
اور اپنے اپنے طبقے کے مفاد کا جو بُعد ہے
اُسے پھلانگنا
نہ میرے بس میں ہے
نہ تم میں اس کا حوصلہ !
مفاہمت کی گول میز پر
کبھی شمال اور جنوب کے مذاکرات کی طرح
ہماری سب دلیلیں
ایک دوسرے پہ شک کریں گی
اور کبھی جنوب اور جنوب کی غلام بحثِ خام کی طرح سے
ایک دوسرے کے خبثِ باطنی کا نیل پرنٹ
ڈھونڈتے رہیں گے ہم !

Marfat.com

سو عافیت اسی میں ہے
کہ ہم اندھیرے میں رہیں
اور اپنے اپنے نیوٹرونز سے
تعلقات ٹھیک رکھیں
تمہارے اور میرے آئسوٹوپس
تابکار نفرتوں کی زد میں ایک بار آ گئے
تو پھر محبتوں کا اختیار ختم سمجھو!

Marfat.com

مجبوری کی ایک بات

ہاں اب تم بھی
اپنے سارے وعدوں
اور ٹھنڈک پہنچانے والی باتوں کے ہمراہ
مجھے پیاسا ہی رکھو گے
یہ جذبے میں بھیگی ہوئی آواز
مرے ماتھے کو جتنی بار چھوئے گی
اس کی تپش بڑھ جائے گی
آہستہ آہستہ

Marfat.com

میرے تن پر ہونے اور پھسلنے والی
یہ بارش
یہ آگ
جس کی ٹھنڈک
جس کی حدّت
اب بھی تمہاری پوروں میں ہے
میرے شانوں پر سر رکھّے
تم جو یوں آنکھیں موندے کچھ سوچتے ہو
اس لمحے اس چہرے پر
کیسی سیرابی، کیا آسودگی تیر رہی ہے

میں نادم ہوں
یہ کیفیت
تمہیں مرے لہجے اور میرے چہرے میں
کبھی نظر نہیں آئی

Marfat.com

جان!

تمہیں شاید نہ خبر ہو

بعض محبّتیں

اپنے بلڈ گروپ میں

"او منفی" ہوتی ہیں!

الوداعیہ

وہ جا چکا ہے
مگر جُدائی سے قبل کا
ایک نرم لمحہ
ٹھہر گیا ہے
مری ہتھیلی کی پشت پر
زندگی میں
پہلی کا چاند بن کر !

Marfat.com

دشت و دریا سے گزرنا ہو کہ گھر میں رہنا
اب تو ہر حال میں ہے ہم کو سفر میں رہنا

دل کو ہر پل کسی جادو کے اثر میں رہنا
خود سے نکلے تو کسی اور کے ڈر میں رہنا

شہرِ غم! دیکھ، تری آب و ہوا خشک نہ ہو
راس آتا ہے اُسے دیدۂ تر میں رہنا

فیصلے سارے اُسی کے ہیں ہماری بابت
اختیار اپنا بس اتنا کہ خبر میں رہنا

Marfat.com

کوئی خاطر نہ مدارات نہ تقریبِ وصال
ہم تو بس چاہتے ہیں تیری نظر میں رہنا

رات بھر چاند میں دیکھا کروں صورت اُسکی
صبح کو اور ہی سودا مرے سر میں رہنا

میں تو ہر چہرے میں اب تک وہی چہرہ دیکھوں
اُس کو ہر روز تماشائے دگر میں رہنا

وہی تنہائی، وہی دُھوپ، وہی بے سمتی
گھر میں رہنا بھی ہُوا، راہگزر میں رہنا

ٹوٹنا یُوں تو مقدّر ہے، مگر کچھ لمحے
پھول کی طرح میسّر ہو شجر میں رہنا

Marfat.com

ہر ملاقات کے بعد اجنبیت اور بڑھی
اُس کو آئینے ہمیں زعمِ ہنر میں رہنا

گھاس کی طرح جہاں بھوک اُگا کرتی ہو
اِتنا آسان نہیں شاخِ ثمر میں رہنا

چاند کی آخری راتوں میں بہت لازم ہے
ایک مٹّی کا دیا راہگزر میں رہنا

طائرِ جاں کے گزرنے سے بڑا سانحہ ہے
شوقِ پرواز کا ٹوٹے ہُوئے پَر میں رہنا

کوئی سیفو ہو کہ مِیرا ہو کہ پروینؔ، اُسے
راس آتا ہی نہیں چاند نگر میں رہنا

دو گھڑی میسّر ہو اس کا ہم سفر ہونا
پھر ہمیں گوارا ہے اپنا در بدر ہونا

اِک عذاب پیہم ہے ایسے دورِ وحشت میں
زندگی کے چہرے پر اپنا چشمِ تر ہونا

اب تو اُس کے چہرے میں بے پناہ چہرے ہیں
کیا عجیب نعمت تھی ورنہ بے خبر ہونا

ہر نگاہ کا پتّھر اور میرے بام و در
شہرِ بے فصیلاں میں، کیا ستم ہے گھر ہونا

Marfat.com

سوچ کے پرندوں کو اِک پناہ دینا ہے
دھوپ کی حکومت میں ذہن کا شجر ہونا

اُس کے وصل کی ساعت ہم پہ آئی تو جانا
کس گھڑی کو کہتے ہیں خواب میں بسر ہونا

Marfat.com

میں ہجر کے عذاب سے انجان بھی نہ تھی
پر کیا ہُوا کہ صبح تلک جان بھی نہ تھی

آنے میں گھر مرے تجھے جتنی جھجک رہی
اس درجہ تو میں بے سرو سامان بھی نہ تھی

اِتنا سمجھ چکی تھی میں اس کے مزاج کو
وہ جا رہا تھا اور میں حیران بھی نہ تھی

آراستہ تو خیر نہ تھی زندگی کبھی
پر تجھ سے قبل اتنی پریشان بھی نہ تھی

Marfat.com

جس جا مکین بننے کے دیکھے تھے میں نے خواب
اُس گھر میں ایک شام کی مہمان بھی نہ تھی

دُنیا کو دیکھتی رہی جس کی نظر سے میں
اُس آنکھ میں مرے لئے پہچان بھی نہ تھی

روتی رہی اگر تو میں مجبور تھی بہت
وہ رات کاٹنی کوئی آسان بھی نہ تھی

نقدِ وفا کو چشمِ خریدار کیا ملے
اس جنس کے لئے کوئی دوکان بھی نہ تھی

Marfat.com

آواز کے ہمراہ سراپا بھی تو دیکھوں
اے جانِ سخن! میں ترا چہرا بھی تو دیکھوں

دستک تو کچھ ایسی ہے کہ دل چھونے لگی ہے
اس حبس میں بارش کا یہ جھونکا بھی تو دیکھوں

صحرا کی طرح رہتے ہوئے تھک گئیں آنکھیں
دکھ کہتا ہے، اب میں کوئی دریا بھی تو دیکھوں

یہ کیا کہ وہ جب چاہے مجھے چھین لے مجھ سے
اپنے لئے وہ شخص تڑپتا بھی تو دیکھوں

Marfat.com

اب تک تو مرے شعر حوالہ رہے تیرا
میں اب تری رسوائی کا چرچا بھی تو دیکھوں

اب تک جو سراب آئے تھے، انجانے میں آئے
پہچانے ہوئے رستوں کا دھوکا بھی تو دیکھوں

Marfat.com

اِک شخص کو سوچتی رہی ہَیں
پھر آئینہ دیکھنے لگی ہَیں

اُس کی طرح اپنا نام لے کر
خود کو بھی لگی نئی نئی ہَیں

تُو میرے بِنا نہ رہ سکا تو
کب تیرے بغیر جی سکی ہَیں

آتی رہے اب کہیں سے آواز
اب تو ترے پاس آ گئی ہَیں

دامن تھا ترا کہ میرا ماتھا
جو داغ بھی تھے مٹا چکی ہَیں

دائرہ

کسی نے زندگی اور موت کی سرحد کا نقشہ
وقت کے ہاتھوں سے چھینا ہے
کہاں آبادیاں معدوم ہوتی ہیں
کہاں ویرانیاں یک لخت اُگ آتی ہیں
کس کے علم میں ہو گا
وبا کے خوف سے جب شہرِ مینورنگ کے باشندگانِ اوّلیں
اور آخری گھر کے مکیں تک
بھاگ جائیں
تو بے آواز، بے مہکار اور بے لمس گھر
کچھ مر نہیں جاتے

کہیں سے کوئی مکڑی جھانکتی ہے
پھر در و دیوار اپنی ریشمیں تنہائی سے
آباد کرتی ہے
کہیں سے کوئی جھینگر، کوئی مکھی آن پھنستی ہے
بالآخر عنکبوتی کارِ ہستی چل نکلتا ہے
اداسی میں سیاہی رچنے لگتی ہے
تو قرب و دُور سے
چمگادڑیں آتی ہیں
اور گرتی چھتوں کو تھام لیتی ہیں
کبوتر منہ میں دابے کوئی بلّی
اور اُس کو سُونگھتا کتّا
کوئی سہما ہُوا خرگوش
اور خرگوش کے پیچھے لپکتا بھیڑیا
اور بھیڑیے کی پُشت پر ایک شیر
اور پھر شیر کے پیچھے کوئی پیاسا شکاری

رائفل کی نال اور کھڑکی کے جالے صاف کرتے کرتے
آنے والی آخری راتوں کی خاطر
موم بتی چھوڑ جاتا ہے

یہ مدھم روشنی
اگلے مسافر کے سفر تک
اور پھر
اگلے مسافر کے ٹھہر جانے، چلے جانے تلک
آباد رہتی ہے
یہاں تک کہ
کہیں سے کوئی مکڑی جھانکتی ہے ... ...
... ...

Marfat.com

دی مِسنگ لِنک[1]

عجب ہے ارتقا کے باب کا یہ ذہن افگن مسئلہ
سارے عناصر
اپنی پہلے سے تعیّن کردہ ہیئت میں
کہیں سے جمع ہوتے ہیں
پھر اُس کے بعد، بے حد خامشی سے
واپسی کے طے شدہ رستوں پہ اِک دن چل نکلتے ہیں
ازل سے زندگی کا دائرہ
یونہی سفر میں ہے

[1] THE MISSING LINK

Marfat.com

عناصر کا تناسب اپنے منظر کے تناظر میں بدلتا ہے
تلاشِ رزق میں گردن فصیلِ جسم سے باہر نکل جائے
کبھی سارا ہنر پنجوں میں در آئے
کبھی تلوے ہی جھڑ جائیں
کچھاریں اور بھٹ اور غار اور اسکائی سکریپر
زمیں پر پھیلتے جائیں
کبھی آہستہ آہستہ
کبھی یک لخت
اور گاہے بہ گاہے
دونوں صورت میں
(ابھی دانشوروں میں یہ سخن کچھ اختلافی ہے)
مگر شجرہ ہمیں مطلوب ہے
جس ذی حشم، ذی شاں قبیلے کا
وہاں آکر نسب نامہ

Marfat.com

گھنے بالوں، مناسب شکل وصورت، قد وقامت تک
پہنچ کر گنگ ہو جاتا ہے
اُس کے بعد پھر بس ایک منزل
ایک لمحہ
ایک صدی
آنکھوں سے اوجھل ہے ا

حقیقت یہ ہے لیکن
اگر تھوڑی سی سچّائی نظر میں گھول کر
اِک دن ذرا سا اپنے گرد و پیش کو
ہم دیکھ ڈالیں
تو یہ گم گشتہ حلقہ ایسے روشن ہو
کہ سب کھوئی ہُوئی کڑیاں
ہمارے ہاتھ آجائیں !

Marfat.com

اگر تھوڑی سی جرأت

اور تنہائی میں آئینہ اُٹھا کر دیکھنے کا حوصلہ بھی ہو

تو شاید

اتنی زحمت بھی نہیں کرنی پڑے ہم کو !

Marfat.com

.... پھولوں کا کیا ہوگا؟

سُنا ہے
تتلیوں پر پھر کوئی حد جاری ہوتی ہے
اگر گلُ قند خود ہی شہد کی سب مکھیوں کے گھر پہنچ جائے
تو اُن کو گُل بہ گُل آوارہ گردی کی ہے حاجت کیا
ہوا کی چال بھی کچھ نامناسب ہوتی جاتی تھی
سو تتلی اور مکھّی اور ہوا
نامحرموں سے دُور رکھی جا رہی ہیں
مگر یہ بھی کوئی سوچے
کہ پھر پھولوں کا کیا ہوگا
چمن میں ایسے کتنے پھول ہوں گے
کہ جو خود وصل اور خود بار آور ہوں!

Marfat.com

سفر کی خواہش کسے نہیں ہے

سفر کی خواہش کسے نہیں ہے
کوئی پرندوں کی طرح اُڑنے کا آرزومند ہے
کوئی ڈاک کے لفافے کی طرح محتاط، پابہ منزل
کسی کی پرواز تا افق
اور کسی کی مکتوب الیہ تک ہے
یہ اپنے اپنے ارادے اور توشۂ سفر پر بھی منحصر ہے!

پرندوں اور جگنوؤں کے اور تتلیوں کے ہمراہ
بھاگنا

Marfat.com

بھاگتے ہی رہنا
عجیب رومان تو ہے لیکن
سفر کی لذّت کو اپنی پوروں میں
شہد بن کر اُترتے تب دیکھ پائیں گے ہم
کہ جب کہیں پر قیام بھی ہو
اور اس خبر کے لئے
ہوا کی مزاحمت کا
بدن کو ممنون ہونا ہو گا!

Marfat.com

ہمارا المیہ یہ ہے

ہمارا المیہ یہ ہے
کہ ہم انکار کے رُومان میں
کچھ اس طرح سے مبتلا ہیں
کہ ہر موجود کو
اب صرف ناموجود کہتے ہیں ہی خوش ہوں گے
بزعم خود
کبھی سقراط بن کر
اور کبھی منصورؔ کے الفاظ

Marfat.com

بصری کھیل کی صورت میں
سادہ لوح انسانوں کے آگے
پیش کرتے ہیں
کوئی بھی خود کو ہرگز
والٹیئر اور یار روسو سے تو کم گنتا نہیں ہے!

معافی مانگ کر
ہر شب امیرِ شہر سے
ہر صبح
گرفتاری کے حیلے ڈھونڈنا بھی
اپنا خاصا ہے
کبھی سرمایہ داروں
پہلی یا پھر دوسری دنیا کے رجعت گر
سفارت خانوں اور مکروہ بیوروکریٹس کے گھر میں
شرابیں پی کر

Marfat.com

خود کو تیسری دنیا کا تیکھا انقلابی نشر کرتے ہیں

مثالِ سگ گزیدہ
اب کبھی آبِ رواں کا دیکھنا ممکن نہیں اپنا
کوئی ہم کو دکھائے بھی تو کیسے
پُلوں سے کتنا پانی بہہ چکا ہے !

Marfat.com

عشق میں بھی مرنا اتنا آسان نہیں
ذات کو رَد کرنا اتنا آسان نہیں

مجھ میں ایسی ہی خامی دیکھی اس نے
ترکِ وفا ورنہ اتنا آسان نہیں

ایک دفعہ تو پاسِ مسیحا کر جائے
زخم کا پھر بھرنا اتنا آسان نہیں

جانے کب شہرت کا زینہ ڈھ جائے
پاؤں یہاں دھرنا اتنا آسان نہیں

مرنے کی دہشت تو سب نے دیکھی ہے
جینے سے ڈرنا اتنا آسان نہیں

Marfat.com

جو دھوپ میں رہا نہ روانہ سفر پہ تھا
اُس کے لیے عذاب کوئی اور گھر پہ تھا

چکّر لگا رہے تھے پرندے شجر کے گرد
بچّے تھے آشیانوں میں، طوفان سر پہ تھا

جس گھر کے بیٹھ جانے کا دُکھ ہے بہت ہمیں
تاریخ کہہ رہی ہے کہ وہ بھی کھنڈر پہ تھا

ہم یاد تو نہ آئیں گے لیکن بچھڑتے وقت
تارہ سا اک خیال تری چشمِ تر پہ تھا

سب زخم کھل اُٹھے تو سبک رنگ ہوں بہت
باقی یہ قرضِ ناخنِ دستِ ہنر پہ تھا

یہ کیا کیا کہ گھر کی محبّت میں پڑ گئے
آوارگانِ شب کا تو ہونا سفر پہ تھا

Marfat.com

دشمن کو ہارنے سے بچانا عجیب تھا
ترکِ مدافعت کا بہانا عجیب تھا

اک دوسرے کو جان نہ پائے تمام عمر
ہم ہی عجیب تھے کہ زمانہ عجیب تھا

زندہ بچا نہ قتل ہُوا طائرِ اُمید
اُس تیرِ نیم کش کا نشانہ عجیب تھا

سُنتے رہے اخیر تلک مہر و ماہ و نجم
اس خاکداں کا سارا فسانہ عجیب تھا

Marfat.com

جس راہ سے کبھی نہیں ممکن ترا گزر
تیرے طلب گروں کا ٹھکانہ عجیب تھا

اب کے تو یہ ہُوا ہے کہ میرے بُلانے سے
اس زود رنج شخص کا آنا عجیب تھا

کھونا تو خیر تھا ہی کسی دن اُسے مگر
ایسے ہوَا مزاج کا پانا عجیب تھا

سب داغ بارشوں کی ہَوا میں بجھے رہے
بس دل کا ایک زخم پرانا عجیب تھا

Marfat.com

یہ کیسا اذنِ تکلّم ہے جس کی تاب نہ ہو
سوال کرنے دیا جائے اور جواب نہ ہو

اگر خلوص کی دولت کے گوشوارے بنیں
تو شہر بھر میں کوئی صاحبِ نصاب نہ ہو

ہرا ہے زخمِ تمنّا تو اشک کیسے تھمیں
بہار میلے میں کیوں شرکتِ گلاب نہ ہو

ہمیں تو چشمۂ حیواں بھی کوئی دکھلائے
تو تجربہ یہ کہے گا، کہیں سراب نہ ہو

Marfat.com

ہماری بے جہتی کا کوئی جواز نہیں
یہ دُکھ تو اُن کا ہے جن کی کوئی کتاب نہ ہو

زمین اپنی محبّت میں بے غرض تو نہیں
یہ اور بات کہ ہر ہاتھ کا حساب نہ ہو

ایک ایسی تتلی کہ بچّے کے لمس سے محروم
وہ نیند جس کے تعاقب میں کوئی خواب نہ ہو

ہے مسئلہ مرے سورج مکھی قبیلے کا
کہ صبح نکلے مگر ساتھ آفتاب نہ ہو

چراغ طاقِ تمنّا میں رکھ کے بھول گئی
دُعا وہ مانگ رہی تھی جو مستجاب نہ ہو

کبھی نہ تنگ ہو اُس پر زمین کا دامن
امیرِ شہر اگر آسماں جناب نہ ہو

ہمارے قحط بھی اور بارشیں بھی پوری ہُوئیں
ہمارے نام کا اب تو کوئی عذاب نہ ہو

سکوتِ خلق سمندر کی نیند ہوتا ہے
سکوں نہ جان بظاہر جو اضطراب نہ ہو

یہ چشمِ نم ہے اسے خشک دیکھ بھال کے کر
ہری بھری کوئی بستی ہی زیرِ آب نہ ہو

بس ایک نام کا تارا سدا چمکتا رہے
گلہ نہیں جو مقدّر میں ماہتاب نہ ہو

Marfat.com

چراغ مانگتے رہنے کا کچھ سبب بھی نہیں
اندھیرا کیسے بتائیں کہ اب تو شب بھی نہیں

میں اپنے زعم میں اک بازیافت پر خوش ہوں
یہ واقعہ ہے کہ مجھ کو ملا وہ اب بھی نہیں

جو میرے شعر میں مجھ سے زیادہ بولتا ہے
مَیں اُس کی بزم میں اِک حرفِ زیرِ لب بھی نہیں

اور اب تو زندگی کرنے کے سو طریقے ہیں
ہم اس کے ہجر میں تنہا رہے تھے جب بھی نہیں

کمال شخص تھا جس نے مجھے تباہ کیا
خلاف اُس کے یہ دل ہو سکا ہے اب بھی نہیں

یہ دستکیں، یہ مری زندگی کی آدھی رات
ہوا کا شور سمجھ لوں تو کچھ عجب بھی نہیں

یہ دُکھ نہیں کہ اندھیروں سے صلح کی ہم نے
ملال یہ ہے کہ اب صبح کی طلب بھی نہیں

حسابِ دربدری تجھ سے مانگ سکتا ہے
غریبِ شہر مگر اتنا بے ادب بھی نہیں

ہمیں بہت ہے، یہ ساداتِ عشق کی نسبت
کہ یہ قبیلہ کوئی ایسا کم نسب بھی نہیں

Marfat.com

نوشتہ

... تب زیبؔ نے بکر کو گالی دیتے ہوئے کہا :
کہ اس (بکر) کی ماں اس کے باپ سے زیادہ مشہور تھی

مرے بچّے !
ترے حصّے میں بھی یہ تیر آئے گا
تجھے بھی اس پدر بنیاد دُنیا میں، بالآخر
اپنے یوں مادر نشاں ہونے کی، اِک دن
بڑی قیمت ادا کرنی پڑے گی

Marfat.com

اگرچہ

تیری اِن آنکھوں کی رنگت

تیرے ماتھے کی بناوٹ

اور ترے ہونٹوں کے سارے زاویے

اُس شخص کے ہیں

جو تری تخلیق میں ساجھی ہے میرا

فقیہِ شہر کے نزدیک جو پہچان ہے تیری

مگر جس کے لہو نے تین موسم تک تجھے سینچا ہے

اُس تنہا شجر کا

ایک اپنا بھی تو موسم ہے

لہو سے فصل تارے چھاننے کی

سوچ سے خوشبو بنانے کی رُتیں

اور شعر کہنے کا عمل

جن کی عملداری ترے اجداد کے قلعوں سے باہر جا چکی ہے

اور جسے واپس بلا سکنا

نہ سیفوؔ کے لیے ممکن رہا تھا
نہ میراؔ کے ہی بس میں تھا!

سو اب ہمجولیوں میں
گاہے گاہے تیری خجلت
واقفوں کے آگے تیرے باپ کی مجبور خفّت
اس گھرانے کا مقدّر ہو چکی ہے
کوئی تختی لگی ہو صدر دروازے پہ لیکن
حوالہ ایک ہی ہو گا
ترے ہونے نہ ہونے کا!

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰن

دلآزاری بھی اک فن ہے
اور کچھ لوگ تو
ساری زندگی اسی کی روٹی کھاتے ہیں
چاہے اُن کا بُرج کوئی ہو
عقرب ہی لگتے ہیں
تیسرے درجے کے پیلے اخباروں پر یہ
اپنی یرقانی سوچوں سے
اور بھی زردی مَلتے رہتے ہیں

Marfat.com

مالا باری کیبن ہوں یا پانچ ستارہ ہوٹل
کہیں بھی قے کرنے سے باز نہیں آتے
اوپر سے اس عمل کو
فقرے بازی کہتے ہیں
جس کا پہلا نشانہ عموماً
بل کو ادا کرنے والا ساتھی ہوتا ہے !

اپنے اپنے کنوئیں کو بحرِ اعظم کہنے اور سمجھنے والے
یہ ننھّے مینڈک
ہر ہاتھی کو دیکھ کے پھُولنے لگتے ہیں
اور جب پھٹنے والے ہوں تو
ہاتھی کی آنکھوں پر پھبتی کسنے لگتے ہیں

کوّے بھی انڈے کھانے کے شوق کو اپنے
فاختہ کے گھر جا کر پُورا کرتے ہیں

Marfat.com

لیکن یہ وہ سانپ ہیں جو کہ
اپنے بچّے
خود ہی چٹ کر جاتے ہیں

کبھی کبھی میں سوچتی ہوں کہ
سانپوں کی یہ خصلت
مالکِ جنّ و انس کی، انسانوں کے حق میں
کیسی بے پایاں رحمت ہے !

فروغ فرّخ زاد کے لئے ایک نظم

مصاحبِ شاہ سے کہو کہ
فقیہہِ اعظم بھی آج تصدیق کر گئے ہیں
کہ فصل پھر سے گناہ گاروں کی پک گئی ہے
حضور کی جنبشِ نظر کے
تمام جلاّد منتظر ہیں
کہ کون سی حد جناب جاری کریں

Marfat.com

تو تعمیلِ بندگی ہو —'

کہاں پہ سر اور کہاں پہ دستار اُتارنا احسن العمل ہے
کہاں پہ ہاتھوں، کہاں زبانوں کو قطع کیجیے
کہاں پہ دروازہ رزق کا بند کرنا ہوگا
کہاں پہ آسائشوں کی، بھوکوں کو مار دیجے
کہاں بٹے گی لعان کی چھوٹ
اور کہاں پر
رجم کے احکام جاری ہوں گے
کہاں پہ نو سالہ بچیاں، چہل سالہ مردوں کے ساتھ'
سنگین میں پرونے کا حکم ہوگا

کہاں پہ اقبالی ملزموں کو
کسی طرح شک کا فائدہ ہو
کہاں پہ معصوم دار پر کھینچنا پڑے گا
حضور احکام جو بھی جاری کریں
فقط التجا یہ ہوگی

Marfat.com

کہ اپنے ارشادِ عالیہ کو
زبانی رکھیں
وگرنہ
قانونی اُلجھنیں ہیں !

پاسبانی پہ اندھیرے کو تو گھر پر رکھا
اور چراغوں کو تری راہگزر پر رکھا

رہ گیا ہاتھ سدا تیغ و سپر پر رکھا
ہم نے ہر رات کا انجام سحر پر رکھا

ہاتھ اُٹھائے رہے ہر لمحہ دعا کی خاطر
اور الفاظ کو تنسیخِ اثر پر رکھا

بے وفائی مری فطرت کے عناصر میں ہوئی
تیری بے مہری کو اسبابِ دگر پر رکھا

Marfat.com

اتنا آسان نہ تھا ورنہ اکیلے چلنا
تجھ سے ملتے رہے اور دھیان سفر پر رکھّا

اُس کی خوشبو کا ہی فیضان ہیں اشعار اپنے
نام جس زخم کا ہم نے گلِ تر پر رکھّا

پانی دیکھا، نہ زمیں دیکھی، نہ موسم دیکھا
بے ثمر ہونے کا الزام شجر پر رکھّا

(منیر نیازی کی زمین میں)

میں فقط چلتی رہی، منزل کو سر اُس نے کیا
ساتھ میرے، روشنی بن کر سفر اُس نے کیا

اس طرح کھینچی ہے میرے گرد دیوارِ خبر
سارے دشمن روزنوں کو بے نظر اُس نے کیا

مجھ میں بستے سارے سنّاٹوں کی لَے اس سے بنی
پتھّروں کے درمیاں تھی، نغمہ گر اُس نے کیا

بے سروساماں پہ دلداری کی چادر ڈال دی
بے درودیوار تھی میں، مجھ کو گھر اُس نے کیا

Marfat.com

پانیوں میں یہ بھی پانی ایک دن تحلیل تھا
قطرۂ بے صرفہ کو لیکن گہر اُس نے کیا

ایک معمولی سی اچھائی تراشی ہے بہت
اور فکرِ خام سے صرفِ نظر اُس نے کیا

پھر تو امکانات پھولوں کی طرح کھلتے گئے
ایک ننھے سے شگوفے کو شجر اُس نے کیا

طاق میں رکھے دیے کو پیار سے روشن کیا
اِس دیے کو پھر چراغِ رہگزر اُس نے کیا

Marfat.com

پھیلا دیے خود ہاتھ طلب گار کے آگے
دیکھا نہیں کچھ ہم نے خریدار کے آگے

پھر شام ہوئی اور بڑھا ناخنِ اُمّید
پھر صبح ہے اور ہم اُسی دیوار کے آگے

شہزادے! مری نیند کو تو کاٹ چکا ہے
ٹھہرا نہ یہ جنگل تری تلوار کے آگے

کیا جاں کے خسارے کی تمنا ہو کہ اب عشق
بڑھتا ہی نہیں درہم و دینار کے آگے

وہ ایڑ لگی رخشِ زمانہ کو کہ اب تو
اسوار سراسیمہ ہے رہوار کے آگے

Marfat.com

پھر روزۂ مریم جو فقیہوں میں ہے مقبول
عاجز تھے بہت وہ مری گفتار کے آگے

انکار کی لذّت میں جو سرشار رہے ہیں
کب ٹوٹ سکے ہیں رسن و دار کے آگے

یا قوس رکھے یا وہ ہمیں دائرہ کر دے
نقطے کی طرح ہیں کسی پرکار کے آگے

جاں اپنی ہے اور آبرو نسلوں کی کمائی
سر کون بچاتا پھرے دستار کے آگے

گھمسان کا رن جیت کے لب بستہ کھڑی ہوں
میں پُشت سے آئے ہُوئے اک وار کے آگے

عجب مکاں ہے کہ جس میں مکیں نہیں آتا
حدودِ شہر میں کیا دل کہیں نہیں آتا

میں جس کے عشق میں گھر بار چھوڑ بیٹھی تھی
یہی وہ شخص ہے مجھ کو یقیں نہیں آتا

مزہ ہی شعر سنانے کا کچھ نہیں جب تک
قصیدہ گویوں میں وہ نکتہ چیں نہیں آتا

فشارِ جاں کے بہت ہیں اگر نظر آئیں
ہر ایک زلزلہ زیرِ زمیں نہیں آتا

بھرم ہے مہر و مہ و نجم کا بھی بس جب تک
مقابل اِن کے وہ روشن جبیں نہیں آتا

Marfat.com

یوں چھا ہے خزاں کھڑی ہو دِل میں
اِک آس کی پنکھڑی ہو دِل میں

کیا ناخنِ مہر و مہ سے کٹتی
جس شب کی گرہ پڑی ہو دِل میں

وہ سامنے ہو تو معرکہ اور
جنگ اُس سے الگ لڑی ہو دِل میں

اُس نام پہ مُسکرائے جانا
اشکوں کی مگر جھڑی ہو دِل میں

مصلوب نہیں مگر یہ احساس
اِک میخ ابھی گڑی ہو دِل میں

Marfat.com

ایک مشورہ

درونِ گفتگو
بامعنی وقفے آنے لگ جائیں
تو باقی گفتگو
بے معنی ہو جاتی ہے
سو، اے خوش سخن میرے!
ہمیں اب خامشی پر دھیان دینا چاہیئے اپنی!

Marfat.com

مجھے مت بتانا

مجھے مت بتانا
کہ تم نے مجھے چھوڑنے کا ارادہ کیا تھا
تو کیوں
اور کس وجہ سے
ابھی تو تمہارے بچھڑنے کا دُکھ بھی نہیں کم ہُوا
ابھی تو میں
باتوں کے، وعدوں کے شہرِ طلسمات میں
آنکھ پر خوش گمانی کی پٹّی لیے

Marfat.com

تم کو پیڑوں کے پیچھے، درختوں کے جُھنڈ
اور دیوار کی پُشت پر ڈھونڈنے میں مگن ہوں
کہیں پر تمہاری صدا اور کہیں پر تمہاری مہک
مجھ پہ ہنسنے میں مصروف ہے
ابھی تک تمہاری ہنسی سے نبرد آزما ہوں
اور اس جنگ میں
میرا ہتھیار
اپنی وفا پر بھروسہ ہے اور کچھ نہیں
اسے کند کرنے کی کوشش نہ کرنا
مجھے مت بتانا ....

Marfat.com

چہ کنم

بے بسی کے رستے پر
کیا عجب دوراہا ہے
ایک سمت بے سمتی
بے چراغ تاریکی
بے لباس ویرانی
بے لحاظ رسوائی
بے سواد قربانی
ہشت پایہ تنہائی

Marfat.com

اژدری پذیرائی
گرگ زاد غم خواری
بے کنار روباہی

اور دُوسری جانب
قلعہ بند چاہت میں
دل کی آبروریزی!

Marfat.com

بے یقینی کی ایک نظم

نہ کوئی عہد، نہ پیمان
نہ وعدہ ایسا
نہ ترا حسن ہی ایسا کوئی انگشت تراش
نہ مرے ہاتھ میں تاثیرِ زلیخائی ہے
رقص گہ ہے یہ جہاں اور نہ میں سنڈریلا ہوں
نہ تو شہزادہ ہے
ہم تو بس رزم گہِ ہستی میں
دو مبارز دل ہیں
اس تعلق کا کوئی رنگ اگر ہے تو حریفانہ ہے

Marfat.com

ایک ہی تھال سے چننی ہے ہمیں نانِ جویں
ایک ہی سانپ کے منہ سے ہمیں من چھیننا ہے
اور اس کشمکشِ رزق میں موہوم کشائش کی کلید
جس قدر میری قناعت میں ہے
اتنی تیری فیّاضی میں
میں تری چھاؤں میں پروان چڑھوں
اپنی آنکھوں پہ ترے ہاتھ کا سایہ کر کے
ترے ہمراہ میں سُورج کی تمازت دیکھوں
اس سے آگے نہیں سوچا دِل نے
پھر بھی احوال یہ ہے
اِک بھروسہ ہے کہ دل سبز کیئے رکھتا ہے
ایک دھڑکا ہے کہ خوں سرد کیئے رہتا ہے

Marfat.com

گھر کے مٹنے کا غم تو ہوتا ہے
اپنے ملبے پہ کون سوتا ہے

خوشبوئے غیر تن سے آتی ہے
بازوؤں میں مجھے سموتا ہے

میرے دل! آنسوؤں سے ہاتھ اُٹھا
کیسی بارش سے زخم دھوتا ہے

شام ہوتے ہی میری پلکوں پر
کون یہ ہار سا پروتا ہے

رات کے بیکراں اندھیرے میں
کوئی جگنو کی نیند سوتا ہے

عمر کا بھروسہ کیا، پل کا ساتھ ہو جائے
ایک بار اکیلے میں اس سے بات ہو جائے

دل کی گنگ سرشاری اُس کو جیت لے لیکن
عرضِ حال کرنے میں احتیاط ہو جائے

ایسا کیوں کہ جانے سے صرف ایک انساں کے
ساری زندگانی ہی بے ثبات ہو جائے

یاد کرتا جائے دل اور کھلتا جائے دِل
اوس کی طرح کوئی پات پات ہو جائے

Marfat.com

سب چراغ گُل کرکے اُس کا ہاتھ تھاما تھا
کیا قصُور اس کا، جو بَن میں رات ہو جائے

ایک بار کھیلے تو وہ مری طرح اور پھر
جیت لے وہ ہر بازی، مجھ کو مات ہو جائے

رات ہو پڑاؤ کی پھر بھی جاگیے ورنہ
آپ سوتے رہ جائیں اور ہات ہو جائے

Marfat.com

خواب کیا دیکھے کوئی نیند کے انجام کے بعد
کس کو جینے کی ہوس، حشر کے ہنگام کے بعد

عشق نے سیکھ ہی لی وقت کی تقسیم کہ اب
وہ مجھے یاد تو آتا ہے مگر کام کے بعد

ایک ہی اسم کو بارش نے ہرا رکھا ہے
پیڑ پہ نام تو لکھے گئے اُس نام کے بعد

ہندسے گدھ کی طرح دن مرا کھا جاتے ہیں
حرف ملنے مجھے آتے ہیں ذرا شام کے بعد

Marfat.com

موت وہ ساقی کہ جس کے کبھی تھکتے نہیں ہاتھ
بھرتی جائے گی سدا جام وہ اک جام کے بعد

تھک کے میں بیٹھ گئی اب مگر اے سایہ طلب
کس کی خیمے پہ نظر جاتی تھی ہر گام کے بعد

Marfat.com

دل کا کیا ہے وہ تو چاہے گا مسلسل مِلنا
وہ ستمگر بھی مگر سوچے کسی پَل مِلنا

واں نہیں وقت تو ہم بھی ہیں عدیم الفرصت
اُس سے کیا ملیے جو ہر روز کہے، کل مِلنا

عشق کی رہ کے مسافر کا مقدّر معلوم
شہر کی سوچ میں ہو اور اُسے جنگل ملنا

اُس کا مِلنا ہے عجب طرح کا مِلنا جیسے
دشتِ اُمیّد میں اندیشے کا بادل مِلنا

دامنِ شب کو اگر چاک بھی کریں تو کہاں
نُور میں ڈوبا ہُوا صبح کا آنچل مِلنا

Marfat.com

لفظ بڑھے اور وعدے پھیلے، دل کی حکایت ختم ہوئی
وہاں ہوس کا پھن لہرایا جہاں محبّت ختم ہوئی

وہ بھی نہیں کہتا ملنے کو ہمیں بھی کچھ اصرار نہیں
سر سے سودا اُتر گیا اور دِل سے چاہت ختم ہوئی

جتنی کم سچّائی ہو گی اتنی ہو گی آرائش
جب مضمون سے لفظ ہوں زاید سمجھو عبارت ختم ہوئی

جب تک سجدہ اُس کے نام پہ اُس کے حضور رہا تب تک ہے
کام خدا سے کیا یاد آیا ساری عبادت ختم ہوئی

دل کے غزال کو سارا رم صحرا کی وسعت دیتی ہے
شہرِ رزق میں آ نکلا اور ساری وحشت ختم ہوئی

Marfat.com

بھَٹ

بھیڑیے کے آنے سے
ایک دو گھڑی پہلے
ایک سنسناتی بُو
بَن میں پھَیل جاتی ہے

آج میرے گھر میں بھی
میری تیسری حِس نے
کوئی بات دیکھی ہے

Marfat.com

اِتنی دیر میں، مَیں نے
تیسری کہ چوتھی بار
گھر کے کونے کونے میں
پھر گلاب چھڑکا ہے

پھر گلاب کی ڈھالیں
کیا مجھے بچالیں گی ؟

Marfat.com

انہونی کی ایک دُعا

چاندی کا یہ تار
میرے سیہ بالوں میں
گھڑی گھڑی بجلی کی طرح چمکتا ہے
سوتے جاگتے میں اس لشکارے کی زد میں رہتی ہوں!
ایک لمحہ تو جیسے دل ہی ٹھہر گیا تھا!
آئینہ
عمر میں پہلی دفعہ
سچ بولتا نہیں لگا تھا
شک کا فائدہ بینائی کو دیا تھا میں نے
لیکن کتنے عرصے؟

Marfat.com

(فیصلہ کتنا ٹلتا!)

کتنے آئینے چُپ رہتے
اور کتنی آنکھیں میرا دل رکھ سکتی تھیں
جان گئی ہوں
وقت
مری برنائی پر
پہلا شب خوں ڈال چکا ہے!

کیسے کیسے چہرے نظر میں گھوم رہے ہیں
فرطِ محبّت سے گلنار
جوشِ عقیدت سے سرشار
مجھ کو دیکھنے، مجھ کو چھُونے، مجھ کو پانے کی حسرت میں
کوچہ بہ کوچہ خوار
سرتاپا دلدار

Marfat.com

آج ہمہ تن چشم وہ لوگ
مجھ کو کیسے دیکھیں گے
دیکھ سکیں گے ؟
مالک! اس انبوہِ طلب میں
کیا کوئی ایسی آنکھ بھی ہو گی
جس کی چمک
بجُھ جانے کی بجائے
چاندی کے اس تار کو چھُو کر
سونے جیسی ہو جائے ؟

Marfat.com

اِک تنہا سیّارہ

میری پیشانی کو دیکھ کے
میری ماں نے میرا نام
اِک تارے کے نام پہ رکھّا
جگمگ کرنے والا
لیکن میری کیمسٹری میں
ایسا کوئی طلسم نہیں ہے
جو میری تقدیر کو جھلمل کردے
میری مانگ میں اُس کے نام کی افشاں بھردے!

میں اپنے سورج سے
ہزاروں نوری سال کے فاصلے پر ہوں
کائنات کی بے اندازہ وسعت میں
اِک تنہا سیّارہ ہوں!

Marfat.com

فرزندِ زمیں سے

اِک چوتھائی صدی سے زاید، ساتھ کے بعد
جس گھر کی بنیادوں میں جذبے نے رکھا
میری ماں کا دوپٹہ، میرے باپ کی پگ
جس کی دیواروں میں میرے خواب تمام
چُونے اور گچ کی صُورت چُن دیے گئے
اُس گھر کی چھت کا مالک مجھ سے کہتا ہے
تُم ہم میں سے نہیں ہو!

Marfat.com

میں اس فردِ جرم کے آگے
سر کو جُھکائے کھڑی ہوئی ہوں
عرق آلود اور مُہر بہ لب
سوچ رہی ہوں
کیا پا مبرؔ سے آنے والی تیکھی ہوا کی سرگوشی سچ ہے
میرے آقاؐ
جن پر میرے اور تمہارے آبا وُ اجداد نثار
اُن کے اور یثرب کے بیچ
ایک صدا کا فاصلہ تھا
اس مٹّی کی خوشبو میں بسنے کے لیئے
مجھ کو ہیں درکار
کتنے دن اور کتنے برس اور کتنی صدیاں بھائیُ ؟

دُنیا کو تو حالات سے اُمّید بڑی تھی
پر چاہنے والوں کو جُدائی کی پڑی تھی

کس جانِ گلستاں سے یہ ملنے کی گھڑی تھی
خوشبو میں نہائی ہُوئی اِک شام کھڑی تھی

میں اُس سے ملی تھی کہ خود اپنے سے ملی تھی
وہ جیسے مری ذات کی گُم گشتہ کڑی تھی

یُوں دیکھنا اُس کو کہ کوئی اور نہ دیکھے
انعام تو اچّھا تھا مگر شرط کڑی تھی

کم مایہ تو ہم تھے مگر احساس نہیں تھا
آمد تری اس گھر کے مقدّر سے بڑی تھی

میں ڈھال لیے سمت عدو دیکھ رہی تھی
پلٹی تو مری پُشت پہ تلوار گڑی تھی

Marfat.com

چاند چہروں کے فروزاں تھے کہ ناموں کے گلاب
شاخِ مژگاں پہ مہکتے رہے یادوں کے گلاب

تیری زیبائی سلامت رہے، اے قامتِ دوست!
زیبِ پوشاک رہیں گے مرے زخموں کے گلاب

جی اُٹھی خاک نمی پا کے مرے اشکوں کی
کھل رہے ہیں مری گل میں نئے خوابوں کے گلاب

اُس نے چوما مری آنکھوں کو سحر دم اور پھر
رکھ گیا میرے سرہانے مرے خوابوں کے گلاب

Marfat.com

کون چھُو کر انہیں گزُرا کہ کِھلے جاتے ہیں
اتنے سرشار تو پہلے نہ تھے ہونٹوں کے گلاب

دوپہر شام ہوئی، شام شبِ تار ہوئی
اور کِھلتے رہے، کِھلتے رہے باتوں کے گلاب

سرحدِ نُور پہ اِس طرح سے خوشبو پہنچی
چاند پھُولوں کے ہُوئے اور بنے تاروں کے گلاب ۔

Marfat.com

اِک صدا پُکارے جاتی ہے

گھنے گھنگھریالے بالوں والا شہزادہ
وارث شاہ کے دیس کا رہنے والا
اُونچا قد اور اُس سے اُونچا شملہ
روشن ماتھا اور اُس پر اقبال کا چاند
بھُوری آنکھیں اور اُن میں سچّے موتی
ترشے ہُوئے لب اور مہکتے میٹھے بول
کڑیل ایسا
اپنی بائیں ہتھیلی پر وہ مجھے اُٹھالے
یُوں چلتا ہے

Marfat.com

جیسے زمین فقط اُس کے قدموں کے لیے بنی ہے
کم کم بولنے
اور زیادہ دیکھنے والا
میرے چاروں جانب
اپنے وجود کی ونجلی بجائے جاتا ہے
اُس سے ہزاروں کوس کی دُوری پر بیٹھی ہوں
اور پھر بھی
اِک صدا پکارے جاتی ہے
میرے نام کو سانجھ سویرے
اِک تان بلائے جاتی ہے
مجھے پل پل تخت ہزارے!

Marfat.com

ایک خط

بہت یاد آنے لگے ہو
بچھڑنا تو ملنے سے بڑھ کے
تمہیں میرے نزدیک لانے لگا ہے
میں ہر وقت خود کو
تمہارے جواں بازوؤں میں پگھلتے ہوئے دیکھتی ہوں
مرے ہونٹ اب تک

Marfat.com

تمہاری محبت سے نم ہیں
تمہارا یہ کہنا غلط تو نہ تھا کہ
مرے لب تمہارے لبوں کے سبب سے ہی گلنار ہیں
تو خوش ہو
کہ اب تو مرے آئینے کا بھی کہنا یہی ہے
میں ہر بار بالوں میں کنگھی ادھوری ہی کر پا رہی ہوں
تمہاری محبت بھری اُنگلیاں روک لیتی ہیں مجھ کو
میں اب مانتی جا رہی ہوں
میرے اندر کی ساری رُتیں
اور باہر کے موسم
تمہارے سبب سے
تمہارے لئے تھے!

جواباً

خزاں مجھ میں چاہو گے تم دیکھنا
یا کہ فصلِ بہاراں
کوئی فیصلہ ہو
مگر جلد کر دو تو اچھا!

Marfat.com

جُدائی کے بندی خانے میں...

بس اب تو جینے کا ایک ہی سلسلہ ہے جاناں !
تمہاری سوچوں میں ڈوبے رہنا
تمہارے خوابوں میں کھوئے رہنا
کسی طرح تم کو دیکھنے کی سبیل کرنا
تمہارے کوچے تک آنے کا کچھ بہانہ کرنا
ہر آتے جاتے سے خیریت کی نوید لینا
ہواؤں اور چاند اور پرندوں پہ رشک کرنا

Marfat.com

مرا جو احوال پُوچھنا ہے تو یہ ہے جاناں !
کہ جانے کب سے
جُدائی کے بندی خانے میں بند
برف کی سِل پہ تنہا بیٹھی
حرارتِ زندگی سے کچھ ربط ڈھونڈتی ہوں
بدن کو اپنے
تمہارے ہاتھوں سے چھُو رہی ہوں !

Marfat.com

ایک سوال - دُور جا بسنے والوں سے

پھر وہی بسترِ سنجاف پہ کانٹوں کی بہار
پھر سے شب خوابی کے ملبوسِ حریری میں تنِ زار کی آگ
پھر تری یاد میں جلتے دل کو
کسی پہلو نہیں آتا ہے قرار
اے مرے خواب چراغ
تیرا پیراہنِ آبی بھی اسی طرح شرربار ہے کیا
اور تری چشمِ سبک خواب سے بھی

Marfat.com

نیند بیزار ہے کیا
یا ہمیشہ کی طرح
تیرے لئے رقصِ دلآرام ہے رات
نیند کے شانوں پہ سر رکھے ہوئے سوتا ہے
مے کے اور ساقیٔ محفل کے اثر سے، تیری
آنکھ میں ہلکے گلابی ڈورے
مسکراتا ہوا تنہائی پر
تو مری یاد غلط کرنے کو جا نکلا ہے ؟

Marfat.com

کریں ترکِ زمیں یا جائیں جاں سے
وہی انداز اُن کے آسماں سے

اگر چاہیں تو وہ دیوار پڑھ لیں
ہمیں اب کچھ نہیں کہنا زباں سے

ستارہ ہی نہیں جب ساتھ دیتا
تو کشتی کام لے کیا بادباں سے

ضروری ہو گئی اب دل کی زینت
مکیں پہچانے جاتے ہیں مکاں سے

Marfat.com

بساطِ زیست پر اکثر زمانہ
پلٹ لیتا ہے اپنے حق میں پانسے

وگرنہ فصلِ گُل کی قدر کیا تھی
بڑی حکمت ہے وابستہ خزاں سے

کسی نے بات کی تھی ہنس کے شاید
زمانے بھر سے ہیں ہم خوش گماں سے

کبھی تنہائی کا ڈر روکتا تھا
اور اب مشکل ہجومِ ہمرہاں سے

الاؤ ہی جلانے کی شبیں ہیں
مگر ہٹ کر کسی کے سائباں سے

سبھی سودے خسارے کے نہیں تھے
مگر فرصت نہ تھی کارِ جہاں سے

Marfat.com

محبّت اور وہ بھی غیر مشروط
بہت مشکل ہے ایسے مہرباں سے

نکالی بھی گئی تھیں سوئیاں کیا
کوئی تصدیق کرتا قصّہ خواں سے

میں اِک اِک تیر پر خود ڈھال بنتی
اگر ہوتا وہ دُشمن کی کماں سے

جو سبزہ دیکھ کر خیمے لگائیں
انہیں تکلیف کیوں پہنچے خزاں سے

جو اپنے پیڑ جلتے چھوڑ جائیں
انہیں کیا حق کہ روٹھیں باغباں سے

Marfat.com

چراغ میلے سے باہر رکھا گیا وہ بھی
ہوا کی طرح سے نامعتبر رہا وہ بھی

زمین زاد بھی بھولا جو لفظِ رہداری
فصیلِ شہر سے باہر کھڑا رہا وہ بھی

میں اُس کے سارے رویّوں پر معترض ہوتی
مری طرح سے مگر تھا دُکھا ہوا وہ بھی

گلی کے موڑ پہ دیکھا اُسے تو کیسی خوشی
کسی کے واسطے ہو گا رُکا ہوا وہ بھی

میں اُس کی کھوج میں دیوانہ وار پھرتی رہی
اسی لگن سے کبھی مجھ کو ڈھونڈتا وہ بھی

Marfat.com

نظر بھی آیا اُسے اپنے پاس بھی دیکھا
مری نگاہ نے یہ التباس بھی دیکھا

بہت دنوں پہ چلے اور گھر سے چلتے وقت
کسی کی آنکھ سے اپنا لباس بھی دیکھا

یہی کہا کہ نہیں اُس کا راستہ تھا الگ
پھر اُس کے بعد ہی خود کو اُداس بھی دیکھا

مقابلے پہ زمانے کے آ گئے اور پھر
بہ پیشِ آئینہ دل کا ہراس بھی دیکھا

وہ مجھ میں سوچ کے کس زاویے سے روشن ہو
یقیں بھی دیکھ لیا ہے، قیاس بھی دیکھا

Marfat.com

سب اچھا کہتے ہوؤں کا ہراس بھی دیکھا
امیرِ شہر، کبھی آس پاس بھی دیکھا

جو پیڑ اہلِ گلستاں کا ستر ڈھکتا رہا
اُنہی کے ہاتھوں اُسے بے لباس بھی دیکھا

جو صبح سرمد و منصور تھے، انہیں سرِ شام
حضورِ شاہ سراپا سپاس بھی دیکھا

تمام رات جو خندق میں زیست بھرتا رہا
اُسی کو شہر کی خاطر اداس بھی دیکھا

کھُلا کسی پہ نہ جس کا کبھی سیاق و سباق
کتابِ زیست میں وہ اقتباس بھی دیکھا

Marfat.com

ایک غیر زمینی رات

جاڑے کی اُداس چاندنی میں
راوی کے حسین پانیوں میں
اِک ناؤ خموش بہہ رہی تھی
کشتی کے شکستہ دل مسافر
دریا کے سکوت سے ہراساں
ماحول کی طرح دم بخود تھے

Marfat.com

ایک غیر زمینی دلکشی نے
بانہوں میں سبھوں کو لے لیا تھا
اِک نُور تھا کوئی ماورائی
جو پردۂ غم ہٹا رہا تھا
سب زخم پرانے جاگ اُٹھے تھے
دُکھ آنکھوں میں ایسے آ گئے تھے
ہم خود سے نظر چُرا رہے تھے!

Marfat.com

ایک خوبصورت ڈرائیو

اسی راستے پر
میں کب سے سفر کر رہی تھی
کبھی نیم تنہا
کبھی دوستوں کی معیّت میں
اور کبھی
اس طرح بھی
کہ چلتی رہی اور ذرا سمت تک جاننے کی ضرورت نہ سمجھی

مگر آج اک اجنبی کے
دلآویز، کم بولتے ساتھ میں
ستمبر کی تپتی ہوئی دوپہر میں
میں نے پہلی دفعہ یہ بھی دیکھا
کہ اس، راستے پر
دو رویہ گلابوں کے تختے بچھے ہیں!

Marfat.com

آج کی رات

آج کی رات تو سونے کی نہیں ہے جاناں !
آج کی رات ہے تجدیدِ ملاقات کی رات
العطش کہتے ہُوئے جسم کی
پیہم آواز
الاماں کہتی ہُوئی روح کی
بے چین صدا
تیز بارش کی دُعاؤں میں تجھے یاد کئے
ایک مُدّت سے لیے بوجھ دلِ خستہ پر
تیری خواہش کا، ترے قرب کی آسائش کا

Marfat.com

ساتھ دیکھے ہُوئے خوابوں کا نشہ آنکھوں میں
ساتھ سوچی ہُوئی باتوں کی دھنک نظروں میں
رات کے ہاتھ میں کیا ہاتھ دیا ہے دل نے
پاؤں پڑتے ہی نہیں جیسے زمیں پر اس کے
روشنی کیسی رگ و پے میں اُتر آئی ہے
دُور تک صرف تری شکل نظر آتی ہے
میرے ہاتھوں میں ترے چہرے کا بے داغ کنول
تازہ بارش میں تو کچھ اور کھِلا جاتا ہے
میری آنکھیں
ترے ہونٹوں کی نمی سے سرشار
ساری دُنیا سے چھپائے
تری بانہوں کا حصار
ذہن میں گھومتا ہے پہلے پہل کا ملنا
اور پھر رنگِ ملاقات کا گہرا ہونا
اور پھر ملنے کی خواہش کا سمندر ہونا

Marfat.com

دھیرے دھیرے
کسی تصویر کے ٹکڑے ملنا
جس کی ترتیب نے دو روحوں کا سمبندھ کیا
اور یہ سچ ہے
کہ حیرت کدۂ ہستی میں
ایک پہچان کا لمحہ بھی بہت ہوتا ہے
ہم پہ اس لمحے کا کچھ قرض ہے باقی اب تک
تن میں تن جذب کریں
روح میں روح سموئیں
کہ یہ ساعت ہے تشکّر کے لئے
ریگِ صحرا پہ اُتر آئی ہے برسات کی رات
آج کی رات ہے تجدیدِ ملاقات کی رات !

Marfat.com

وہ مجبوری نہیں تھی، یہ اداکاری نہیں ہے
مگر دونوں طرف پہلی سی سرشاری نہیں ہے

بہانے سے اُسے بس دیکھ آنا پل دو پل کو
یہ فردِ جرم ہے اور آنکھ انکاری نہیں ہے

میں تیری سرد مہری سے ذرا بددل نہیں ہوں
مرے دشمن! ترا یہ وار بھی کاری نہیں ہے

میں اُس کے قول پر ایمان لا کر خوف میں ہوں
کہیں لہجے میں تو ظالم کے عیّاری نہیں ہے

Marfat.com

پلٹنے کا ارادہ ہو سکے تو تم بھی کر لو !
یہ بازی آج تک دل نے کبھی ہاری نہیں ہے

جہاں اِک روز کھل جائیں ہمارے نام کے پھُول
بھرے گلشن میں کیا ایسی کوئی کیاری نہیں ہے

سکوتِ شہر تو پھر بھی سمجھ میں آ رہا ہے
پسِ دیوار بھی کیا گریہ و زاری نہیں ہے

بچھڑنے والے اتنے ہو گئے ہیں شہر در شہر
کہ باقی اب کسی گھر میں عزاداری نہیں ہے

Marfat.com

مرنے سے بھی پہلے مر گئے تھے
جینے سے کچھ ایسے ڈر گئے تھے

رستے میں جہاں تلک دیے تھے
سارے مرے ہم سفر گئے تھے

آنکھیں ابھی کھُل نہیں سکی تھیں
اور خواب مرے بکھر گئے تھے

جب تک نہ کھِلا تھا اُس کا وعدہ
موسم مرے بے ثمر گئے تھے

Marfat.com

گرداب سے بچنے والوں کی سمت
ساحل سے کئی بھنور گئے تھے

ق

اب تک وہی نشّۂ پذیرائی
کل خواب میں اُس کے گھر گئے تھے

مِلتا نہ تھا واپسی کا رستہ
کیا جانیے ہم کدھر گئے تھے

Marfat.com

ایک شاعرہ کے لیے

بھیڑیے اور ہرنی کی دوستی کبھی نہیں ممکن ہے
ذرا سی چھاؤں کی آس میں تُو نے
کیسے گھر کو چھوڑا
مانا کہ دیوار تھی کچّی
اور ٹپکتی رہتی تھی چھت
خواب گاہ میں شام شام تک دھوپ بھری رہتی تھی
لیکن وہ مٹّی جس پر یہ گھر استادہ تھا
جس پر تیرے پاؤں جمے تھے

Marfat.com

وہ تو تیری اپنی تھی
سدا محبّت کرنے والی
ماں کی طرح، ترے سب تیکھے لہجوں کو
ہنس ہنس کے سہہ جاتی تھی
تیرا آنچل
جب بھی کسی کانٹے سے اُلجھا
یا تیری بے خبری میں سر سے ڈھلکا
کون تھا جس نے تیری ردائے عفّت ڈھونڈی
آندھی اور سیلاب کے بڑھتے ریلے میں
تیرے وجود کے ننھّے سے پتّے کو کس نے تھاما تھا
شہر کا شہر جب تجھ پہ باتیں کرتا تھا
کس نے تیرے سر پہ ہاتھ رکھا تھا
جب بھی بارش تیز ہوئی تو تیری خاطر
کس کے بازو پھیلے تھے
جب بھی زور ہوا نے باندھا

تیرے گھر کے سارے دِیوں کو کس نے جلائے رکھا تھا
تیرے اِک اِک شعر کو کس نے سرمۂ چشم بنایا تھا
آج وطن پر وقت پڑا تو
تجھ کو اپنا مستقبل تاریک دکھائی دینے لگا
ماں کی خدمت
پھولوں اور تحفوں سے کب ہو سکتی ہے
اُسے تو تیرے لمس کی حدّت ہے درکار
تجھے نئی دُنیا کی مبارکباد
مگر یہ بات گرہ میں باندھ کے رکھ لے
جس جنگل کو تُو نے اپنا گھر سمجھا ہے
بھیڑیوں اور ریچھوں سے بھرا پڑا ہوا ہے!

Marfat.com

لازم تھا اب کہ ذوقِ تماشا کو دیکھتی
کب تک تمہاری آنکھ سے دُنیا کو دیکھتی

طوفاں کے جلو میں مری بے بضاعتی
بستی کو دیکھتی کبھی دریا کو دیکھتی

بس دھوپ اور ریت ہے اور پیاس کا سفر
کیا دل کے سامنے کسی صحرا کو دیکھتی

اُس چشمِ سرد مہر کے سب رنگ دیکھ کر
کیا اشتیاقِ عرضِ تمنّا کو دیکھتی

اُس شہرِ بے نیاز میں جب تک رہا قیام
حسرت رہی کہ چشمِ شناسا کو دیکھتی

Marfat.com

پھر چاکِ زندگی کو رفوگر ملا کہاں
جو زخم ایک بار کھُلا پھر سِلا کہاں

کل رات ایک گھر میں بڑی روشنی رہی
تارا مرے نصیب کا تھا اور کھِلا کہاں

اُتری ہے میری آنکھ میں خوابوں کی موتیا
ٹوٹے گا روشنی کا بھلا سِلسلہ کہاں

بِن عکس آئینے کا ہنر بھی نہ کھُل سکا
دُکھ کے بغیر قلب و نظر کو جِلا کہاں

ترکِ تعلّقات کا کوئی سبب تو تھا
سننے کا میرے دل کو مگر حوصلہ کہاں

Marfat.com

کچھ فیصلہ تو ہو کہ کدھر جانا چاہیئے
پانی کو اب تو سر سے گزر جانا چاہیئے

نشتر بدست شہر سے چارہ گری کی لو
اے زخمِ بے کسی تجھے بھر جانا چاہیئے

ہر بار ایڑیوں پہ گِرا ہے مرا لہو
مقتل میں اب بہ طرزِ دگر جانا چاہیئے

کیا چل سکیں گے جن کا فقط مسئلہ یہ ہے
جانے سے پہلے رختِ سفر جانا چاہیئے

سارا جوار بھاٹا مرے دِل میں ہے مگر
الزام یہ بھی چاند کے سر جانا چاہیئے

جب بھی گئے، عذابِ در و بام تھا وہی
آخر کو کتنی دیر سے گھر جانا چاہیئے

تہمت لگا کے ماں پہ، جو دشمن سے داد لے
ایسے سخن فروش کو مر جانا چاہیئے

خود کلامی

یوں لگتا ہے
جیسے میرے گرد و پیش کے لوگ
اک اور ہی بولی بولتے ہیں
وہ ویولینتھ
جس پر میرا اور اُن کا رابطہ قائم تھا
کسی اور کرُے میں چلی گئی
یا میری لغت متروک ہُوئی
یا ان کا محاورہ اور ہُوا
مرے لفظ مجھے جس رستے پر لے جاتے ہیں

Marfat.com

اُس رستے کے معنی کے لئے
اُن کی فرہنگ جُدا ہے
میں لفظوں کی تقدیس کی خاطر چپُ ہوں
اور میری سارِی گفتگو
دیوار سے یا تنہائی سے یا اپنے سایے سے ممکن ہے
مجھے ڈر اُس پل سے لگتا ہے
جب خود میں سکڑتے سکڑتے
میں اپنے آپ سے باتیں کرنے والی
(رابطہ رکھنے والی)
فریکونسی بھی بھلا دوں
اور اِک دن
"مے ڈے، مے ڈےؔ" کرتی رہ جاؤں !

ؔ MAY DAY

She has given the most beautiful female touch to Urdu poetry.................. Delhi Recorder

Now the perspective and themes are no more those of a young emotional girl but that of a mature, sensitive woman whose individual perception has become a comprehensive, collective vision of throbbing mind......... 3rd World International

Sole Stockists / Distributors:

JAHANGIR BOOK DEPOT

Urdu Bazar, Lahore. Ph: 042-7220879
Iqbal Road, Rawalpindi. Ph: 051-5539609

Marfat.com